BA Part-II
Subsidiary

Classmate
Date:
Page: 1

فکرِ جمیل

سوال: جمیل مظہری سے اپنی واقفیت کا اظہار کیجئے؟ یا جمیل مظہری کی غزل گوئی کا جائزہ پیش کیجئے؟
یا "فکرِ جمیل" کے حوالہ سے جمیل مظہری کے فکر و فن کا جائزہ لیجئے؟

جواب: سید کاظم علی جمیل مظہری کی ولادت مظفر پور بستی میں 1905ء میں ہوئی جہاں ان کا ننہال ہے۔ ان کے والد محترم یوپی کے رہنے والے تھے جو سیوان ضلع کے مشہور گاؤں حسن پورہ میں آباد ہو گئے۔ ان کی ابتدائی تعلیم مظفر پور اور پٹنہ میں ہوئی۔ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے کلکتہ تشریف لے گئے۔ انہوں نے عربی اور اسلامیات میں ایم۔ اے کیا۔ انہیں شعر گوئی سے فطری لگاؤ تھا۔ انہوں نے حضرت وحشت کلکتوی کی شاگردی اختیار کی۔ پروفیسر شاہدی اور احتشام حسین رضوی ان کے معاصر اور ہم نوالہ و ہم پیالہ تھے۔ انہوں نے بہت سی نظمیں اور غزلیں لکھی ہیں۔ "نقشِ جمیل" ان کی نظموں کا مجموعہ ہے۔ "فکرِ جمیل" میں ان کی غزلیں یکجا کی گئی ہیں۔ ان کی ایک مثنوی "آب و سراب" ایک ناولٹ "شکست و فتح" بھی غیر معمولی شہرت کے حامل ہیں۔ پٹنہ یونیورسٹی سے صدر شعبہ اردو فارسی ہو کر ریٹائر ہوئے۔ 1980ء میں مظفر پور کے بھیکن پور میں اس فانی دنیا سے رخصت ہو گئے۔

کاظم علی جمیل مظہری کا شمار ممتاز ترین غزل گو شاعروں میں ہوتا ہے۔ وہ صوبہ بہار کے ایک نازک خیال اور کامیاب شاعر ہیں۔ آپ نے بہت سی نظمیں اور غزلیں لکھی ہیں۔ شعر گوئی سے انہیں فطری لگاؤ تھا۔ نادر تشبیہات، سادگیٔ بیان، سلاست و روانی اور معنی خیزی آپ کے کلام کا خاص جوہر ہے۔ آپ کے اشعار معنوی اعتبار سے بلند ہوتے ہیں۔ جدتِ ادا اور شگفتگیٔ بیان میں بھی ممتاز ہیں۔

جمیل مظہری کے شعری کلام کا مجموعہ "نقشِ جمیل" "فکرِ جمیل" اور "عرفانِ جمیل" قابلِ قدر اور مشہور ہے۔ ایک مثنوی "آب و سراب" اور ایک ناولٹ "شکست و فتح" غیر معمولی شہرت کے حامل ہیں۔ آپ کی غزلیں بول چال کی زبان میں کلام کرتی ہیں۔ آپ کی غزل گوئی انفرادیت کے لئے مشہور ہے اور فن جام جمشید نظر آتا ہے جس میں اس کے تصورات اور تخلیقات کی کائنات جھلکتی نظر آتی ہے۔

جمیل مظہری کی شاعری میں ذاتی درد کے ساتھ ساتھ کائناتی درد کی جھلک بھی ملتی ہے جس کی وضاحت چند اشعار سے ہوتی ہے۔

دماغ تاریکیوں میں گم ہے — چراغِ دل رہنما نہیں ہے
ادھر اندھیرا ادھر اندھیرا — کہیں کوئی آسرا نہیں ہے

جمیل اس دل کی بانسری میں ہزاروں نغمے بھرے ہوئے ہیں ~~[illegible]~~
~~[illegible]~~ جسے سنانے کی تھی تمنا اسی نے اب تک سنا نہیں ہے

اگرچہ جمیل مظہری کی غزل گوئی اپنی انفرادیت کے لئے مشہور ہے لیکن رنگِ تغزل میں روایتی سلسلہ بھی ان کے یہاں ملتا ہے۔ موضوع کے اعتبار سے جمیل مظہری کی غزل گوئی غالب، درد اور اقبال کے افکار سے وابستہ ہے۔ اسلوب کے لحاظ سے جمیل مظہری کی غزل گوئی غالب، وحشت اور غالب سے متاثر نظر آتی ہے۔ "فکرِ جمیل" میں جو رنگِ تغزل پوشیدہ ہے، اس میں جمیل مظہری کے سوز و گداز و بنائے کیف و رنگ کا مشاہدہ ملتا ہے۔ ان کا فن جام جمشید معلوم ہے جس میں اس کے تصورات اور تخیلات کی

کائنات جھلکتی نظر آتی ہے۔

جمیل مظہری نے غزل کو مکمل شعوری فنکاری میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ جمیل مظہری کے ذوق جمال اور شعور فن میں تدریجی ترقی پائی جاتی ہے۔ انہوں نے بتدریج اس فن کو نئے نئے تجربے سے گزار کر تکمیل فن کی منزل کی طرف سفر کیا ہے۔ جمیل مظہری کی غزلیں بول چال کی زبان میں کلام کرتی ہیں۔

کیا پردہ جمیل کیسا جلوہ — دنیا رہا تیرگی کو دھوکا جلوہ
رہ رہ کے جو یاد آتی ہے اس آنکھ کی ساقی — ہوتے ہیں دیکھے کئی پیمانہ کسی کا
مجھ ہی نے بلایا تھا رے کشکول بنا کر — یہ دست دعا کاسہ خالی ہے خودی کا
جلوے تیرے بیٹھے مرے افسوس نظر آوے کا — افسوس تیرا قاتل میری افسانہ گری کا
یہ رہ زندگی ہے جمیل ہے یہی جو آج تک نہ سنور سکی — وہ الجھ گئی سو الجھ گئی، خم و پیچ زلف دراز میں

جمیل مظہری کی غزلوں میں زندگی کے وسیع اور شیریں الفاظ اور ہندوستانی فضا کی موجودگی ہی ان کی انفرادیت کو ظاہر کرتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جمیل مظہری نے اردو غزل خصوصاً جدید غزل میں مواد اور صورت و موضوع اور اسلوب کا خوبصورت اور متوازن امتزاج پیش کیا ہے۔

جھکنا بھی برا اور جھکانا بھی برا — جو کھٹکتا ہے مٹا داغ مری جبہ سری کا

تشریح: مذکورہ شعر جمیل مظہری کی غزل سے ماخوذ ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ مراسم عبادت کے لیے سر جھکانا، رکوع و سجدا کرنا یہ تمام فرائض ادا کرنے کی ذمہ داری جس خدا نے عائد کی ہے دراصل وہی بندوں کی الجھن اور پریشانی کا باعث بن گیا۔

بدنام کیوں ہو خم گردن بے خودی کا — مارا ہے ازل سے تری سجدہ طلبی کا

تشریح: مذکورہ شعر جمیل مظہری کی غزل سے ماخوذ ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ انسان پیدائشی طور پر عبد واقع ہوا ہے۔ اس کی خودی معراج خالق کائنات کی بندگی میں پوشیدہ ہے۔ شاعر کو خدا سے شکوہ ہے کہ یہ سجدہ طلبی کی وجہ کر وہ بدنام ہے۔ ان کی فکر یہ کہتی ہے کہ جھکنا اور جھکانا دونوں ہی توہین کی علامت ہے۔

پرکھ چکا ہے تجھے بار ہا شعور میرا — مذاق اڑا نہ بہت اے حجاب نور میرا

تشریح۔ مذکورہ شعر جمیل مظہری کی غزل سے ماخوذ ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ میرے عشق کا امتحان نہ لے۔ میرا شعور متعدد بار معشوق کی پرکھ کر چکا ہے۔ اب زیادہ میری طلب اور چاہت کا مذاق نہ اڑاؤ۔ میرا شعور اور خفگی زیادہ اذیت اٹھانے کے لائق نہیں۔

Subsidiary BA Part II